بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر صاحب انچارج شعبہ تصنیف مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 17 شمارہ نمبر 05 ماہ ہجرت 1391 ہجری شمسی بمطابق مئی 2012ء

قرآن کریم

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث مبارکہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذارساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرماکر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر الفصل الثالث)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ۔ (المجادلہ:۲۲) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچّائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا۔ (النور:۵۶) یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۲

ذکر کی مجالس کی اہمیت

آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے: کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اے میرے رب! انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۱

حدیث و تشریح

دل ٹھیک ہو تو سارے اعضاء خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِىَ الْقَلْبُ

(بخاری)

ترجمہ:

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ اچھا ہو جائے تو تمام جسم اچھا ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے اور اے مسلمانو! ہوشیار ہو کر سن لو۔ کہ وہ دل ہے۔

تشریح:

اس حدیث میں نفس کی اصلاح کا لطیف فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ انسان کے تمام اعمال کا منبع اس کا دل ہے اگر انسان کے دل میں نیک اور پاکیزہ جذبات ہوں گے۔ تو اس کے سارے اعمال لازماً نیکی کے رستہ پر چلیں گے۔ لیکن اگر دل کے جذبات ناپاک اور گندے ہوں گے۔ تو اعمال بھی لامحالہ گندے رستہ پر پڑ جائیں گے۔ کیونکہ دل کے جذبات بیج کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور عمل وہ درخت ہے جو اس بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ پس اصلاح کے لئے اصل فکر دل کی ہونی چاہئے۔ اگر قوم کے لیڈر اور ملک کے اخبارات عوام الناس کے دلوں میں اور کالجوں کے پروفیسر اور سکولوں کے اساتذہ طلباء کے دلوں میں اور والدین اپنے بچوں کے دلوں میں نیک جذبات پیدا کر دیں اور ان میں خدا کی محبت اور رسول کی محبت اور دین کی محبت کے ساتھ ساتھ قوم کے درد اور خدمت اور قربانی اور صداقت اور دیانت کا بیج بو دیں۔ تو پھر نیک اعمال کے لئے علیحدہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ دل کا تقویٰ خود بخود عمل صالح کا درخت اُگانا شروع کر دے گا لیکن اگر دل خراب ہے تو پھر عمل کا درخت اوّل تو اُگے گا ہی نہیں اور اگر اُگے گا تو فوراً ہی ٹھٹھر کر ختم ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے   اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

حق یہی ہے کہ انسان کا دل اس کے تمام نیک اعمال کا منبع اور مولد ہے اگر دل ٹھیک ہو تو ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور آنکھ کے اعمال خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر دل گندہ ہو تو انسان کے ہر عمل میں گندگی اور نجاست کی بُو پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسا انسان اگر بظاہر نیک عمل بجالاتا بھی ہو تو اس کے اعمال میں خشک نقالی یا منافقانہ ریا کے سوا کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ پس ہر مصلح کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے دل کی فکر کرے۔ کیونکہ دل جڑ کا قائم مقام ہے۔ اور گندی جڑ سے کبھی پاک درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔

(چوالیس جواہر پارے صفحہ نمبر ۸۶۔۸۷)

مشعلِ راہ

خلافت سے محبت اللہ کی پیدا کردہ ہے۔ خدا ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی مخالفین شور مچاتے ہیں، منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچا لیں، جتنا مرضی زور لگا لیں، خلافت اللہ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہیگا مجھے اٹھالے گا اور کوئی نیا خلیفہ آجائے گا۔ لیکن حضرت خلیفہ اولؓ کے الفاظ میں میں کہتا ہوں کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا فتنہ پیدا کر سکے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے۔ افریقہ میں بھی میں دورہ پر گیا ہوں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی دیکھا نہیں تھا اس طرح ٹوٹ کر انہوں نے محبت کا اظہار کیا ہے جس طرح برسوں کے بچھڑے ملے ہوتے ہیں یہ سب کیا ہے؟ جس طرح ان کے چہروں پر خوشی کا اظہار میں نے دیکھا ہے، یہ سب کیا ہے؟ جس طرح سفر کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے وہ لوگ آئے، یہ سب کیا ہے؟ کیا دنیا دکھاوے کے لئے یہ سب خلافت سے محبت ہے جو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ پیدا کر رہا ہے وہ انسانی کوششوں سے کہاں نکل سکتی ہے۔ جتنا مرضی کوئی چاہے، زور لگا لے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو باقاعدہ میں نے آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ تو یہ سب محبت ہی ہے جو خلافت کی ان کے دلوں میں قائم ہے۔ بچے اس طرح بعض دفعہ دائیں بائیں سے نکل کے سیکیورٹی کو توڑتے ہوئے آکے چمٹ جاتے تھے۔ وہ محبت تو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دل میں پیدا کی ہے، کسی کے کہنے پہ تو نہیں آسکتے، اور پھر ان کے ماں باپ اور دوسرے ارد گرد لوگ جو اکٹھے ہوتے تھے ان کی محبت بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔ پھر اس بچے کو اس لئے وہ پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ وقت سے چمٹ کے اور اس سے پیار لے کر آئے ہو۔ یہ سب باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں۔ اگر کسی کی نظر ہو دیکھنے کی تبھی دیکھ سکتا ہے''

فرمایا:

''یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اسکے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

(الفضل انٹرنیشنل 4 تا 10 جون 2004۔ صفحہ 8۔9)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے قبولیت دعا کے واقعات

عبدالقادر (سوداگرمل) صاحب اپنی تصنیف حیات نور میں تحریر فرماتے ہیں:

''17 اپریل 1909ء کا ذکر ہے حضور درس القرآن کیلئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور حضور نے سورۂ آل عمران کے پانچوں رکوع کا درس دیا۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا ذکر فرمایا ہے جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام پر نازل کئے اور بتایا ہے کہ کس طرح ان کے پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے سامان مہیا کئے کہ جن کے نتیجہ میں ان کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت ہوئی اور وہ ایک خدانما وجود اور صدیقہ بن گئیں۔

ان مریمی صفات کے ذکر پر حضور کا ذہن قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کی طرف منتقل ہو گیا جو اُس نے خود حضور کی ذات والا صفات پر کئے تھے اور حضور نے محبت الٰہیہ کے جذبات سے سرشار ہو کر فرمایا:

''میں تمہیں کہاں تک سناؤں، سناتے سناتے تھک گیا مگر خدا کی نعمتوں کے بیان کرنے سے میں نہیں تھکتا اور نہ مجھے تھکنا چاہئے۔ اس نے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں۔ یہاں ایک اخبار کے ایڈیٹر نے اپنی نظم چھاپی ہے۔ ''مجھے معلوم نہ تھا'' میں اسے پڑھتا اور سجدہ میں گر گر جاتا۔ چونکہ وہ بہت درد سے لکھی ہوئی تھی اس لئے اس نے میرے دردمند دل پر بہت اثر کیا۔ وہ صوفیانہ رنگ میں ڈوبی ہوئی نظم تھی۔ میں جس بات پر شکر کرتا ہوں وہ یہ تھی کہ خدا مجھ پر وہ وقت لایا ہی نہیں کہ (میں یہ کہوں کہ) ''مجھے معلوم نہ تھا'' میں نے ہوش سنبھالتے ہی مولوی محرم علی، مولوی اسماعیل، مولوی اسحاق کی کتابوں نصیحۃ المسلمین، تقویۃ الایمان، روایت المسلمین وغیرہ کو پڑھا اور ان سے توحید کا وہ سبق پڑھا کہ ہر غلطی سے بحمد اللہ محفوظ رہا غرض خدا تعالیٰ جن کو نوازتا ہے عالمِ اسباب کو بھی ان کا خادم کر دیتا ہے۔''

یہ نظم جس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ اس نے میرے دردمند دل پر بہت اثر کیا۔ مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی تھی جو ان دنوں اخبار بدر کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ اس نظم کا پہلا شعر یہ تھا کہ:

عارضی رنگِ بقا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سرمۂ چشم فنا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مکرم قاضی صاحب اسی سلسلہ میں حضور کی قبولیت دعا کا ایک عجیب واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

''میں دفتر ''بدر'' میں حسب معمول ایک دن چارپائی پر لیٹے ہوئے بستر کو تکیہ بنائے اور آگے میز رکھے دفتر ایڈیٹر و مینیجر کا فرض بجا لا رہا تھا جو مجھے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی ایک چٹ ملی جس پر مرقوم تھا:

''میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا۔ وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَائِکَ رَبِّ شَقِیًّا'' میں کچھ حیرت زدہ ہوا کیونکہ یہ تو درست بات تھی کہ میرے دولڑکے یکے بعد دیگرے چالیس دن کے اندر گولیکی (ضلع گجرات) میں فوت ہو چکے تھے، جمشید سات اکتوبر 1908ء کو بعمر ساڑھے نو ماہ اور خورشید پلوٹھا گیارہ نومبر 1908ء کو بعمر 5 سال 8 ماہ۔ مگر میں نے حضور کی خدمت میں دعا کی کوئی تحریک نہیں کی تھی۔ آخر معلوم ہوا کہ میری یہ نظم والدۂ عبدالسلام مرحوم حضرت اماں جی نے گھر میں ترنم سے پڑھی۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے تھے جو ناگاہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا:

''الحمد للہ مجھے تو معلوم تھا۔''

اماں جی نے بتایا کہ یہ نظم اکمل صاحب کی ہے جو آپ کی شاگرد سکینۃ النساء کے شوہر ہیں۔ بیچاروں کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ حضور کی توجہ فوراً دعا کی طرف پھر گئی اور اس کے بعد حضور نے مجھے وہ رُقعہ لکھا جس کا اُوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد 1910ء میں میرے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا جس کا نام آپ نے عبدالرحمٰن رکھا (جنید ہاشمی بی۔اے) اور پونے تین سال بعد 1913ء میں دوسرا لڑکا تولد ہوا جس کا نام آپ نے عبدالرحیم رکھا (شبلی ایم کام) اور اس طرح آپ کی دعا کی قبولیت کا ہم نے نظارہ دیکھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک''

(حیات نور۔صفحہ 430 تا 432)

مکرم قاضی صاحب نے حضرت خلیفۂ اولؓ کی قبولیت دعا کے واقعات کے سلسلہ میں ایک اور واقعہ بھی بیان کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''لکھنو کے شیخ محمد عمر صاحب لاہور میڈیکل میں پڑھتے تھے (جو بعد میں ڈاکٹر محمد عمر صاحب کے نام سے سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص نامور ممبر جناب بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور کے داماد ہوئے) طبیعت ابتداء ہی سے آزاد پائی تھی، کسی کے سامنے جھکتے نہ تھے، بلحاظ وضع قطع اور انداز گفتگو وہ کچھ نہ تھے جو باطن میں تھے، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد خوان، مہمان نواز، غرباء مریضوں کے ہمدرد، وہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ ان کی میڈیکل استادوں اور سربراہ سے نہیں بنتی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ مجھے کوئی نہ کوئی نقص نکال کر فیل کر دیا جاتا ہے۔ جب دو سال متواتر فیل قرار دیئے گئے تو دیدہ و دانستہ حضرت خلیفۂ اولؓ کے جذبات کو برانگیخت کرنے کے لئے ان کی محفل میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے واشگاف غیر مومنانہ الفاظ میں کہنے لگے: ''خدا یا تو ہے ہی نہیں یا ہے تو میڈیکل ممتحنین کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی''۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے سن لیا اور آنکھیں اُوپر اٹھا کر فرمایا:

''ہلا جی!''

(یعنی اچھا جی) اور پھر اپنے مطب کے کام میں مشغول ہو گئے۔

اسی سال محمد عمر صاحب ڈاکٹر بن گئے اور کامیاب قرار پائے۔ میرے پاس آئے کہ اب یہ خبر کس طرح پہنچاؤں اور کس منہ سے حاضر خدمت ہوں۔ میں نے کہا: چلو چلتے ہیں۔ میں نے بیٹھتے ہی عرض کر دیا کہ محمد عمر پاس ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''دیکھا میرے قادر خدا کی قدرت نمائی!''

(حیات نور۔صفحہ 432و433)

''محترم شیخ عبد اللطیف صاحب بٹالوی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں مولوی غلام محمد صاحب امرتسری حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ''دار الضعفا'' اور سکول میں غریب طالب علم جو غالبًا مالا بار کے تھے۔ ان کے پاس سردی سے بچنے کیلئے کپڑے نہیں۔ حضور نے فرمایا: ہم ابھی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ دعا شروع فرما دی۔ دوسرے یا تیسرے دن اٹلی کے اعلیٰ قسم کے کمبل آنے شروع ہو گئے اور جوں جوں آتے حضور تقسیم فرما دیتے۔ جب نواں یا گیارہواں کمبل آیا تو آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت اماں جی کو یہ کمبل بہت ہی پسند آیا اور عرض کی کہ یہ کمبل تو ہم نہیں دیں گے۔ حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ آج اکیس کمبل آنے تھے مگر اب نہیں آئیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد کوئی کمبل نہیں آیا۔''

(حیات نور۔صفحہ 522)

بارش بند ہونے کی دعا

محترم چوہدری غلام محمد صاحب بی اے کا بیان ہے کہ:

''1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔ حضرت نواب محمد خاں صاحب مرحوم نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے آج وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دُھوپ نکلی ہوئی تھی۔''

(حیات نور۔صفحہ 441۔442)

Vol. 17 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 05

,Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, , Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

بقیہ صفحہ نمبر۱ کالم۴ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں: وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں: تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں: وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا۔ وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل مجالس الذکر)

بقیہ صفحہ ۱: اقتباس چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 306)

جماعتی سرگرمیاں

جلسہ پیشوایان مذاہب

لوکل امارت Hamburg: مورخہ ۶ مارچ کو ''دنیا کے مذاہب میں عورت کا مقام'' کے موضوع پر ہوا۔ ۲۵۰۰ دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ مہانوں کی تعداد ۱۸۰ رہی۔

جماعت Sttutgart: مورخہ ۷ مارچ کو ''مذہب اور انسانی حقوق'' کے موضوع پر ہوا۔ اس پروگرام میں ۱۱۴ مہانوں نے شمولیت کی۔ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے قرآن کریم اور اسلامی تعلیمات سے احباب کو آگاہ کیا۔

جماعت Frankenberg: ۲۷ مارچ کو منعقد ہوا۔ اسکے لئے ۲۵۰۰ دعوت نامے تقسیم کیے گئے اور اخبارات میں بھی خبر دی گئی۔ اسمیں ۴۹ جرمن، ۲ ترک، ۱۲ افریقن شامل ہوئے۔

جماعت Limburg: مؤرخہ ۲۷ مارچ کو ''امن کی تعلیم'' کے موضوع پر ہوا۔ دعوت نامے اور اخبارات میں اعلان کروایا گیا۔ اس پرگرام میں ۲۵ مہمانوں نے شرکت کی۔

لوکل امارت Dietzenbach: مورخہ ۷ مارچ کو مسجد بیت الباقی میں ''مذہب اور انسانی حقوق'' کے موضوع پر ہوا۔ عیسائی، یہودی، مسلمانوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مہانوں کی حاضری ۵۰ تھی۔

سٹال، فلائر تقسیم اور تبلیغ

جماعت Freiburg: ماہ مارچ میں کل ۱۵۰۱۷ فلائر تقسیم کئے گئے اور ایک تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ اسی طرح

جماعت Alzey: ۶۰۰ فلائر تقسیم کئے۔

جماعت Schwetzingen: نے ۵۰۶۔

جماعت Bruchsal: نے ۱۲۲۵۔

جماعت München: نے ۵۳۰۰۔

جماعت Radevormwald: نے ۷۵۰۔

جماعت Neuwied: نے کل ۲۲۰۰ اور ایک تبلیغی سٹال۔

جماعت Waiblingen: کل ۲۱۰۰۔

جماعت Leipzig: نے ۵۹۰۰۔

جماعت Neuwied: نے ۲۳۰۰۔

جماعت Fulda: ۵۰۰۰ سے زائد فلائر تقسیم اور ایک تبلیغی سٹال لگایا۔

جماعت Florstadt: نے ۲۰۰۰۔

جماعت Osnabrück: نے ۲۰۰۔

جماعت Nidda: نے ۳۴۰۰۔

لوکل امارت Hamburg: نے ۴۵۰۰۰ فلائر تقسیم کئے۔

جماعت Leipzig: شہر میں مورخہ ۱۵ مارچ سے ۱۸ مارچ کتابوں کا Messe لگا اور جماعت نے بھی سٹال لگایا۔ ان دنوں ۲۲۵۰۰ فلائر تقسیم اور ۳۰۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم ہوا۔

لوکل امارت Offenbach: نے ۷۰ افراد کو پیغام پہنچایا اور ۴۰۰۰ فلائر تقسیم کئے۔

جماعت Köln: مارچ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ہمبرگ پارلیمنٹ میں خطاب کیا تھا۔ یہ پمفلٹ انفرادی طور پر ابتدائی تعارف کے بعد تقسیم کئے گئے۔ ۴ مارچ کو کولن کے علاقہ میں ۱۵ مختلف تنظیموں کے نمائندگان کی ایک گول میز کانفرنس ہوئی۔ مورخہ ۲۴ مارچ کو ایک تبلیغی نشست ہوئی جس میں ۲۵ جرمن دوست شامل ہوئے۔

جماعت Wittlich: مورخہ ۲۹ مارچ کو پولیس کے ۳۵ افراد پر مشتمل گروپ نے ایک طے شدہ پروگرام کے تحت حمد مسجد کا وزٹ کیا۔ جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد ان سے باقاعدہ ڈسکشن ہوئی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ دو گھنٹہ تک یہ پروگرام جاری رہا۔

جماعت Osnabrück: مقامی لجنہ نے مورخہ ۴ مارچ کو ایک تبلیغ سیمینار منعقد کیا جس میں ۹ سٹوڈنٹ لجنہ نے حصہ لیا۔ مؤرخہ ۱۲ مارچ کو عورتوں کے عالمی دن کے موقع پر Erzählcafe میں ۱۰ عورتوں کے ساتھ ایک میٹنگ کی جن میں غیر مسلم عورتیں بھی شامل تھیں۔ اسمیں قرآنی کریم کے حوالے سے عورت کی زندگی کو حقیقی اسلامی نقطہ نگاہ سے واضح کیا گیا۔

لوکل امارت Hamburg: ۸۰۰ افراد کو انفرادی تبلیغ کی۔ ۸ تبلیغی سٹال لگائے۔ جس سے ۹۵۰ مہمانوں نے استفادہ کیا۔

جماعت Neuhof: اوفنے کینال پر ۴۵ منٹ کا پروگرام Frauen im islam کا کیا۔

جماعت Wetzlar: مورخہ ۲۸ مارچ کو شہر میں پودا لگانے کی تقریب میں ۱۴ افراد کو جماعت کا تعارف کروایا۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مجلس ہناؤ نے مؤرخہ ۱۴ اپریل کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا اس میں کل حاضری ۱۴۰ رہی۔